SEDiNFO.NET

Study Notes

Past Papers

Date Sheets

Gazettes

Guess Papers

Pairing Schemes

جماعت نہم اردو نوٹس

سبق 11: قدر ایاز

Complete, Comprehensive and Easy to Understand all classes Notes for both Urdu and English Medium. Past Papers, Date Sheets, Result Gazettes, Guess Papers, Pairing Schemes and Many Mores only on WWW.SEDiNFO.NET

SEDiNFO.NET

مزید نوٹس، گزشتہ پیپرز، ٹیسٹ پیپرز، گیس پیپرز، ڈیٹ شیٹ، رزلٹ اور بہت کچھ۔

ابھی وزٹ کریں! WWW.SEDiNFO.NET

11- قدرِ ایاز

کرنل محمد خان (۱۹۲۰ء — ۱۹۹۹ء)

مقاصد تدریس

۱۔ طلبہ کو کرنل محمد خان کے واقعاتی اسلوبِ مزاح سے آگاہ کرنا۔
۲۔ دیہات اور دیہاتیوں کی سادگی اور اُن کے خلوص سے متعارف کرانا۔
۳۔ طلبہ کو یہ بتانا کہ انسان کی قدر و قیمت اُس کے خلوص، محنت اور اصلیت پر منحصر ہے۔

مصنف کا مختصر تعارف

کرنل محمد خان چکوال میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چکوال میں اپنے گاؤں سے ہی حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ ۱۹۴۰ء میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ کمیشن کے حصول میں کامیاب ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستانی فوج میں شامل ہو گئے اور دفاعِ پاکستان کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ ۱۹۶۵ء میں ''رَن کچھ'' کے محاذ پر نمایاں کارنامے انجام دیے۔ پاک فوج میں ملک و قوم کی خدمات کرتے کرتے کرنل کے عہدے تک پہنچ گئے۔ کرنل کے عہدے سے ہی ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ اس کے بعد راولپنڈی میں مستقل طور پر قیام پذیر رہے۔

کرنل محمد خان اردو کے ممتاز مزاح نگار ہیں۔ اُن کا طرزِ تحریر سادہ، دلچسپ، تصنع اور بناوٹ سے پاک ہے۔ ان کی تحریروں کا اصل حسن سادگی اور مخلص اندازِ بیاں ہے۔

اُن کی تصانیف میں ''بجنگ آمد، بسلامت روی اور بزمِ آرائیاں'' شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بُیرے	ہوٹلوں میں کھانا پیش کرنے والے	وسیع	کھلا	امیرانہ	امیروں جیسا
		چمن	باغ	اثاثے	اثاثہ کی جمع
لاشریک	جس کا کوئی شریک نہ ہو	حاشیے	کنارے	اثاثہ	جائیداد
کم وبیش	کم یا زیادہ	بار	مجرم کا کٹہرا، شراب خانہ	تیور	انداز
قطعہ	ٹکڑا	نیزوں اونچے	نیزوں کی طرح اونچے	خاکسارانہ	عاجزانہ
قسامِ ازل	خدائے تعالیٰ	سپید	سفید	کارِ خیر	اچھا کام
شاہانہ	بادشاہوں جیسا	ہر زاویے سے	ہر طرف سے	اجر	صلہ، معاوضہ
کرنیل زادے	کرنلوں کے بیٹے	کھلکھلا اُٹھے	کھل کر ہنسے	مقامی	وہیں کا رہنے والا
ہمراہ	ساتھ	پکا پینڈو	اصلی دیہاتی	جمعدار	مزدوروں سے کام لینے والا نگران
بے فکری	کسی فکر کے بغیر	روبرو	سامنے	اطمینان	سکون
سرِ شام	شام ہوتے ہی	میزبانی	مہمان کی خدمت کرنا	خانۂ خدا	خدا کا گھر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تواضع	خدمت	مہمان نواز	مہمان کی خدمت کرنے والے	مگن	مصروف
خلافِ معمول	معمول کے خلاف	ابتدا	آغاز	دستور	رواج
رونی صورت	رونے والی صورت	بصد تعظیم	بہت زیادہ عزت کے ساتھ	بھرتی ہونا	ملازمت اختیار کرنا
وجۂ گرانی	رونے کی وجہ	برخوردار	بیٹے/اولاد	ماتحت	نیچے درجے پر
بدتمیز	تمیز کے بغیر	ملاقاتی	ملنے آنے والا	مبہوت کھڑا	حیران کھڑا
گنوار	جاہل	ترکیب	طریقہ	معیوب	عیب والا، بُرا
دیہاتی	گاؤں کا رہنے والا	فیصلہ کن	فیصلہ والے	قصہ	کہانی، واقعہ
طرفین	دونوں طرف	مہذب	تہذیب والے	برس پڑنا	دوسروں کو بُرا بھلا کہنا
تنازع	جھگڑا	اشتیاق	شوق	دوڑ دھوپ کرنا	سرتوڑ کوششیں کرنا
خفیف	ہلکا	دیہاتی پن	دیہاتی انداز	حکیم	جڑی بوٹیوں کے ذریعے علاج کرنے والا
دوطرفہ	دونوں طرف کا	اناڑی	مہارت نہ ہونا	وحشت کے عالم میں	خوف کی حالت میں
حدودِ اربعہ	لمبائی چوڑائی	یکتا	اکیلا	شرم سے غرق ہو جانا	بے انتہا شرمندہ ہونا
برہم	ناراض	رنج	افسوس	آنکھیں نم ہو جانا	آنکھوں میں آنسو آ جانا
ناقابلِ برداشت	جو برداشت نہ ہو سکے	تلافی	نقصان پورا کرنا	بڑبڑانا	منہ میں بولنا جس کی واضح سمجھ نہ آئے۔
قباحت	بُری بات	دقت	مشکل		
ولایت	انگریزوں کا ملک	دلاسا	حوصلہ		
جنٹل مین	شریف آدمی/مہذب آدمی	توقع	اُمید		
خوش مزاج	اچھا مزاج				

سبق کا خلاصہ اس سبق میں مصنف نے طنز و مزاح کے ذریعے ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی جھوٹی بناوٹ اور تصنع کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

مصنف بیان کرتا ہے کہ کرنیلوں کو رہائش کے لیے عمدہ کلاس بنگلے ملتے ہیں مگر مجھے ولسن روڈ پر ولسن صاحب کا بنوایا ہوا بنگلا مل گیا۔ دو ایکڑ پر محیط بنگلے کے سامنے وسیع و عریض سرسبز و شاداب چمن موجود تھا۔ امیرانہ طرز کے بنگلے کے شایانِ شان ہم نے مناسب قالین، دریاں اور مناسب فرنیچر بھی حاصل کر لیا۔ سلیم میاں میٹرک کے بعد دوسرے کرنیل زادوں کی طرح بیڈمنٹن کھیلتے اور شام ہوتے ہی ٹی وی کے سامنے جم جاتے۔ بوڑھا ملازم علی بخش ان کی تواضع کرتا رہتا۔

ایک روز علی بخش خلافِ معمول رونی صورت بنائے کمرے میں داخل ہوا۔ جب میں نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ سلیم میاں نے بدتمیز، گنوار اور دیہاتی کہا ہے۔ جب اس کی وجہ جانی تو پتا چلا کہ اس نے سلیم میاں کے دوست امجد صاحب کی تواضع مناسب طریقے سے نہیں کی۔ اب امجد ہمیں دیہاتی اور جنگلی سمجھے گا۔ علی بخش کی داستان ختم ہوئی تو سلیم میاں نے بھی اپنی شکایت بیان کی۔ تنازع خفیف تھا۔ ہمارے نزدیک دیہاتی ہونا یا سمجھا جانا ناقابلِ برداشت قباحت نہ تھی۔ ہم نے ہنسی ہنسی میں ایک دیہاتی کا قصہ سنانا شروع کر دیا۔

ایک دیہاتی لڑکا اپنے گاؤں سے پرائمری پاس کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں داخل ہوا۔ اپنے گاؤں میں چھوٹا موٹا چودھری تھا۔ پہلے دن کلاس میں ننگے سر پر صافہ بدن پر کرتا، تہمد اور پوٹھوہاری جوتا پہنے ہوئے تھا۔ ماسٹر جی نے شلوار پہننے کو کہا تو آہستہ آواز میں بولا کہ شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں۔ سارے سکول میں ایک سیکنڈ ہیڈ ماسٹر صاحب سوٹ پہنتے تھے۔ لڑکے ان کو جینٹل مین کہتے تھے خوش مزاج آدمی تھے ہاکی کے کھلاڑی اور شکار کے شوقین۔ ایک دفعہ دسمبر میں شکار کرتے کرتے یہ ماسٹر جی اسی دیہاتی لڑکے کے گاؤں تک جا پہنچے۔ لڑکے نے ماسٹر جی کو دیکھا تو چکرا گیا مگر آج میزبانی کے بغیر چارہ نہ تھا۔ دیہاتی کے گھر والے مہمان نواز تو تھے مگر یہ یقین نہ تھا کہ مہمان نوازی ماسٹر جی کو پسند بھی آئے گی یا نہیں۔ بہر حال چھوٹے چوہدری کے بڑے بھائی صاحب ماسٹر جی کو چوپال میں لے گئے۔ چوپال کے دو حصے تھے۔ ایک میں گھوڑی بندھی تھی اور دوسرے حصے کے مرکز میں آتش دان تھا۔ سلیم نے دیہاتیوں کی غلطی پکڑنے کے لیے کہا کہ کوئی گول کمرے میں گھوڑی تھوڑی باندھتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ بیٹا دیہاتی اتنے مہذب نہیں ہوتے کہ ڈرائنگ روم میں کتے لے آئیں وہ گھوڑوں پر گزارہ کر لیتے ہیں۔

علی بخش مسکرایا۔ گاؤں کے نائی نے ماسٹر جی کے پاؤں دابنا شروع کر دیے۔ ایک نوکر کو تازہ مکئی کے بھٹے بھنوا کر لانے کو کہا مگر ماسٹر جی نے چائے طلب کی کیونکہ موسم بھی سردی کا تھا۔ سلیم میاں نے تائید کی کہ وقت جو چائے کا تھا۔ جب سلیم کو میں نے بتایا کہ چودھری صاحب کے گھر چائے موجود نہ تھی۔ سلیم نے اشتیاق سے پوچھا کہ کیا چائے ختم ہوگئی تھی تو میں نے بتایا کہ نہیں اس وقت تک چائے کا رواج ابھی دیہاتوں میں نہیں پہنچا تھا۔ بہر حال گاؤں کے مقامی حکیم کے گھر سے چائے مل گئی کیونکہ اس زمانے میں چائے صرف بیماروں اور مریضوں کو پلاتے تھے۔ بالآخر مشکل سے چائے بنا تو لی لیکن یہ کامیاب چائے نہ تھی۔ ماسٹر جی نے ایک گھونٹ پیا اور پیالی رکھ دی۔ چودھری کو رنج ہوا کہ ماسٹر صاحب کی فرمائش پوری نہ ہو سکی۔ رات کو ماسٹر جی کو مرغ کا سالن کھلایا گیا۔ سونے کے لیے اکلوتی ریشمی رضائی پیش کی گئی۔ رات کو گھوڑے نے کھانسا تو نوکر نے فوراً اُٹھ کر گھوڑے کو چارا اور ماسٹر جی کو دلاسا دیا۔ اس کے بعد کوئی خاص واقعہ نہ ہوا۔ صبح ماسٹر صاحب کو کھیتوں کی سیر کرائی گئی۔ پھر انہوں نے غسل کیا۔ سلیم نے طنزاً کہا کہ غسل بھی بیٹھک میں کیا ہوگا۔ میں نے جواب دیا نہیں مسجد میں۔ اس پر سلیم میاں نے حیرت سے کہا کہ خانہ خدا میں غسل کیا۔ تو میں نے بتایا کہ گاؤں کے اکثر لوگ مسجد کے غسل خانوں میں ہی غسل کرتے ہیں کیونکہ گھروں میں ہر کام کے لیے علیحدہ خانے ہی کم ہوتے ہیں۔ سلیم نے کہا کہ اس کے بعد دیہاتی سکول میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہا ہوگا تو میں نے کہا نہیں وہ مگن رہا، پڑھتا بھی رہا، میٹرک پاس کر کے لاہور، کالج چلا گیا۔ زمین بیچ کر پڑھائی کا خرچ پورا کیا۔ اس کے بعد فوج میں بھرتی ہو گیا۔ سلیم نے کہا کہ پھر تو آپ اسے جانتے ہوں گے۔ ہمیں ملوائیے نہ۔ میں نے بازو پھیلا کر کہا کہ آؤ ملو چھوٹے چودھری سے۔ سلیم میاں مجھے کافی دیر تک حیرانی سے دیکھتے رہے پھر یہ کہہ کر لپٹ گئے: اباجان! آپ؟ اس کی اور علی بخش دونوں کی آنکھیں نم اور ایک دیہاتی کے لیے محبت کی چمک سے بھرپور تھیں۔

اہم نثر پاروں کی تشریح

نوٹ: طلبا وطالبات درج ذیل مثال سیاق وسباق سبق کے تمام پیراگراف کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

سیاق وسباق: اس سبق میں مصنف نے طنز و مزاح کے ذریعے ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی جھوٹی بناوٹ اور تصنع کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ نیز مصنف نے گاؤں کے افراد کے خلوص، اپنائیت اور سادگی سے بھی متعارف کرایا کہ دیہات میں رہنے والے خلوصِ دل سے آنے والے مہمان کی اور اس کے تمام گھر والوں کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ مصنف نے گاؤں کے چھوٹے چودھری کا واقعہ سنا کر اپنے بیٹے کو سمجھایا ہے کہ گاؤں والے جاہل نہیں ہوتے۔

پیراگراف نمبر 1: یہ نہیں کہ چھوٹا چودھری یا اس کے گھر والے مہمان نواز نہ تھے۔ انھیں صرف اس بات کا یقین نہیں تھا کہ ان کی مہمان نوازی ماسٹر جی کو موافق بھی آئے گی یا نہیں۔ بہر حال انھوں نے اپنی تواضع کی ابتدا کی۔ چھوٹا چودھری اور اس کے بڑے بھائی ماسٹر جی کو

بصد تعظیم اپنی چوپال میں لے گئے۔ چوپال کے دو حصے تھے۔ایک میں گھوڑی بندھی تھی اور دوسری کے عین مرکز میں آتش دان تھا۔ جس کی آگ کے شعلے اور دھواں بیک وقت بلند ہو کر چوپال میں روشنی اور تاریکی پھیلا رہے تھے۔ آتش دان کے اردگرد خشک گھاس کا نرم اور گرم فرش تھا جسے مقامی بولی میں ''سَتھر'' کہتے ہیں۔ گاؤں کے بیس بائیس آدمی ''سَتھر'' پر بیٹھے حقہ پی رہے تھے۔ ماسٹر جی داخل ہوئے تو سب کھڑے ہو گئے ماسٹر جی کو ''آؤ جی خیر نال'' کہا۔ ہر ایک نے ان سے مصافحہ کیا۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... قدر ایاز (ii) مصنف کا نام .... کرنل محمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مہمان نواز	مہمان کی خدمت کرنے والے	مرکز	وسط، درمیان	مصافحہ	ہاتھ ملانا
بصد تعظیم	بہت زیادہ عزت کے ساتھ	بیک وقت	ایک ساتھ	آؤ جی خیر نال	خوش آمدید کہنا
آتش دان	وہ چولہا یا جگہ جس میں آگ جلائی جائے				

تشریح: اس پیراگراف میں چھوٹے چودھری کی مہمان نوازی کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز گاؤں میں چوپال اور ''سَتھر'' کے منظر اور دیہاتیوں کے خلوص و سادگی سے متعارف کرایا گیا ہے۔ اقتباس کے آغاز میں بتایا گیا ہے کہ ایسی بات نہیں تھی کہ چھوٹے چودھری کے گھر والے مہمان نواز نہ تھے۔ چونکہ وہ دیہات میں رہتے تھے اس لیے اُن کو یہ فکر لاحق تھی کہ اُن کی مہمان نوازی ماسٹر جی کو پسند بھی آئے گی یا نہیں۔ بہر حال انہوں نے اپنی تواضع کا آغاز اس طرح کیا۔ چھوٹا چودھری اور اس کے بڑے بھائی صاحب ماسٹر جی کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ اپنی چوپال میں لے گئے۔

چوپال کی صورتحال یہ تھی کہ اس کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں گھوڑی بندھی ہوئی تھی اور دوسرے حصے کے عین مرکز میں آتش دان تھا۔ آتش دان کی آگ کے شعلے اور دھواں ایک ساتھ بلند ہو کر چوپال میں روشنی اور تاریکی پھیلا رہے تھے۔ اس آتش دان کے گرد گھاس کا نرم اور گرم بستر زمین پر بچھا ہوا تھا۔ گھاس کے بنے ہوئے اس نرم اور گرم بستر کو مقامی بولی میں ''سَتھر'' کہتے ہیں۔ اس سَتھر پر گاؤں کے بیس یا بائیس آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حقہ کے کش لگا کر اپنی تھکان اتارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جس وقت ماسٹر جی چوپال میں داخل ہوئے تو اُن کے احترام میں سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ سب نے ماسٹر جی کو ''آؤ جی خیر نال'' کہا۔ یعنی اُن کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد سب نے باری باری اُن کے ساتھ مصافحہ کیا اور خیریت دریافت کی۔

پیراگراف نمبر 2: طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ تنازع بہت خفیف ہے اور یہ کہ دو طرفہ طوفان کا حدود اربعہ ایک چائے کی پیالی میں سما سکتا ہے۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... قدر ایاز (ii) مصنف کا نام .... کرنل محمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طرفین	دونوں طرف کے	واضح	ظاہر	تنازع	جھگڑا	خفیف	ہلکا

تشریح: مصنف بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سکون اور اطمینان سے یہ تمام کہانی سنی۔ دونوں (علی بخش + سلیم) طرف کے جب بیانات

نے گئے تو یہ بات واضح ہوگئی کہ دونوں کے درمیان ہونے والے جھگڑے کی نوعیت کچھ خاص نہیں ہے اور دونوں طرف کے گلوں شکووں کا اختتام محض ایک چائے کی پیالی سے دور ہوسکتا ہے اور دونوں آسانی سے راضی ہو سکتے ہیں۔

پیراگراف نمبر 3: سلیم میری بات پوری طرح سمجھے بغیر ہنس دیے۔ بوڑھا علی بخش پوری طرح سمجھ کر مسکرایا۔ ہم نے کہانی جاری رکھی۔ ان دنوں پتلون پوش خال خال ہی نظر آتے تھے مثلاً سارے سکول میں ایک سیکنڈ ماسٹر صاحب تھے جو سوٹ پہنتے تھے۔ لڑکے انہیں جنٹل مین کہا کرتے تھے۔ لاہور میں تعلیم پائی۔ وہیں کے رہنے والے تھے۔ ہر فقرہ میں دو تین لفظ انگریزی کے بولتے تھے۔ اور لڑکے رشک سے مرنے لگتے تھے۔ آدمی خوش مزاج تھے۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... قدر ایاز (ii) مصنف کا نام .... کرنل محمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پتلون پوش	پینٹ پہننے والے	خال خال	کم کم	رشک	قابل تعریف	خوش مزاج	خوش اخلاق

تشریح: مصنف نے اپنے بیٹے کو بتایا کہ آج سے چالیس سال پہلے اگر ماسٹر جی پتلون پہن لیتے تھے تو شہر کے کتے انہیں ولایت پہنچا آتے۔ اس پر سلیم کو ہنسی آ گئی حالانکہ اس نے میری بات ٹھیک سے نہیں سمجھی تھی۔ ملازم علی بخش جو ساتھ ہی کھڑا تھا وہ بھی مسکرانے لگا کیونکہ اسے میری بات پوری طرح سمجھ آ گئی تھی میں نے کہانی کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ ان دنوں پینٹ شرٹ پہننے والے لوگ بہت کم نظر آتے تھے مگر اس وقت بھی سکول میں ایک سیکنڈ استاد صاحب ایسے تھے جو پینٹ کوٹ پہنتے تھے۔ لڑکے انہیں ''تہذیب یافتہ'' آدمی پکارتے تھے۔ انہوں نے لاہور سے تعلیم حاصل کی تھی اور وہیں کے رہنے والے تھے۔ وہ ہر جملے میں دو تین الفاظ انگلش کے ضرور بولتے تھے جس پر لڑکے ان پر جان دیتے تھے۔ وہ بہت خوش مزاج آدمی تھے۔

پیراگراف نمبر 4: ایک تھا لڑکا جو اپنے گاؤں سے پرائمری پاس کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں جا داخل ہوا۔ اپنے گاؤں میں تو وہ چھوٹا موٹا چودھری یا چودھری کا بیٹا تھا، لیکن تھا ٹھیٹھ دیہاتی۔ پہلے دن کلاس میں گیا تو ننگے سر پر صافہ باندھ رکھا تھا۔ بدن پر کرتا اور تہمد اور پاؤں میں پوٹھوہاری جوتا۔ ماسٹر جی نے شلوار پہننے کو کہا، تو دھیمی آواز میں بولا: ''اوخدا، تھمن تے کڑیاں پاوندیاں نیں۔''

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... قدر ایاز (ii) مصنف کا نام .... کرنل محمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چھوٹا موٹا	معمولی، عام سا	ٹھیٹھ دیہاتی	پکا دیہاتی	تہمد	دھوتی	دھیمی آواز	آہستہ سی آواز

تشریح: ایک گاؤں سے تعلق رکھنے والا لڑکا اپنے گاؤں کے سکول سے پانچ جماعتیں پڑھنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں داخل ہو گیا۔ اپنے گاؤں میں چھوٹا چودھری اور چودھری کا بیٹا ہونے کے ناطے اُس کی بڑی عزت تھی لیکن وہ پورا دیہاتی تھا۔ پہلے دن ننگے سر پر صافے کی پگڑی باندھ کر، جسم پر کرتا اور دھوتی، پاؤں میں پوٹھوہاری جوتا پہن کر کلاس میں چلا گیا تو اُس کا بہت مذاق بنا۔ ماسٹر صاحب نے اُسے دھوتی کی جگہ شلوار پہننے کو کہا تو وہ آہستہ آواز میں کہنے لگا کہ اوخدایا! شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں۔

پیراگراف نمبر 5: سلیم کان پر ہاتھ رکھ کر بولے: ''خدا اس دیہاتی زندگی سے بچائے۔ ابا جان! اچھا ہوا آپ فوج میں آ گئے! ورنہ ہم بھی چھوٹے چودھری کی طرح مویشیوں کے ساتھ سو رہے ہوتے اور مسجد میں جا کر نہاتے۔'' ''لیکن چھوٹا چودھری تو اس زندگی سے بھی

ناخوش نہ تھا۔''''مگر ابا جان! بے چارے ماسٹر جی کا کیا بنا؟''

حوالہ متن: (i) سبق کا نام............قدر ایاز (ii) مصنف کا نام............کرنل محمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کان پر ہاتھ	توبہ کرنا	مویشیوں	چوپائے، گائے بکریاں	ناخوش	غمگین	بے چارے	قابلِ ترس

تشریح: سلیم چھوٹے چودھری کی کہانی سن کر کانوں پر ہاتھ لگا کر توبہ کرنے لگا اور بولا ''خدا ایسی دیہاتی زندگی سے بچائے'' کیونکہ سلیم کے نزدیک دیہاتی بے وقوف اور ان پڑھ ہوتے ہیں۔ انہیں تہذیب نہیں ہوتی، سلیم نے کرنل صاحب سے کہا! ابا جان! اچھا ہوا آپ فوج میں ملازمت کرنے لگے۔ ورنہ ہم بھی چھوٹے چودھری کی طرح گائے، بھینسوں اور بکریوں کے ساتھ سور ہے ہوتے اور مسجد میں جا کر نہاتے کیونکہ دیہاتوں میں غسل خانے نہیں ہوتے، اس پر ابا جان نے کہا۔ لیکن چھوٹا چودھری تو اپنی زندگی سے بہت مطمئن تھا۔ سلیم نے کہا کہ آپ یہ بتائیے کہ پھر قابل رحم ماسٹر صاحب کا گاؤں کے ماحول نے کیا حشر کیا۔

پیراگراف نمبر 6: ہر ایک نے ان کے بال بچوں کی خیریت پوچھی۔ ماسٹر جی نے چھوٹتے ہی شرما کر کہہ دیا کہ ابھی بال بچوں کی نوبت نہیں آئی لیکن ان نامولود برخورداروں کی خیریت بہر حال ہر ملاقاتی نے پوچھی یہی ان کی تواضع کی ترکیب تھی۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام............قدر ایاز (ii) مصنف کا نام............کرنل محمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نوبت	وقوع پذیری/وقت	نامولود	جو ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں	شرمانا	جھجکنا	تواضع	خاطر داری

تشریح: ماسٹر صاحب شکار کے لیے نکلے تو چھوٹے چودھری کے گاؤں بھی آئے۔ گاؤں کے لوگ بہت مہمان نواز ہوتے ہیں گاؤں کے ہر فرد نے ماسٹر صاحب سے ان کے بیوی بچوں کی خیریت دریافت کی۔ ماسٹر صاحب نے جھجکتے ہوئے بتایا کہ ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی ہے اور بیوی بچے نہیں ہیں۔ اس کے باوجود جو بھی ان سے ملنے آتا وہ ان کے ان بچوں کی خیریت ضرور پوچھتا جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔ دراصل یہ ان کی خاطر مدارت کا ایک انداز تھا۔

حل مشقی سوالات

ا۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) مصنف کو کس قسم کا بنگلا رہنے کو ملا؟

جواب: مصنف کو رہائش کے لیے ایسا بنگلا ملا جو اپنی کلاس میں منفرد تھا۔ ولسن روڈ کا یہ بنگلا ولسن صاحب نے خاص طور پر اپنے لیے بنوایا تھا۔ یہ بنگلا کم وبیش دو ایکڑ زمین میں واقع تھا۔ عمارت کے سامنے وسیع چمن تھا۔ اس چمن کے گرد مہندی کی سرسبز باڑ اور اونچے سرو اور سفیدے کے پیڑ لہلہاتے تھے۔ چمن میں جا بجا سرخ وسفید گلاب کے پودے تھے۔

(ب) سلیم میاں کا مشغلہ کیا تھا؟

جواب: سلیم میاں میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے۔ دوسرے کرنل زادوں کے ساتھ بیڈمنٹن کھیلتے' شام ہوتے ہی دوستوں کے ساتھ ٹی۔ وی دیکھنے کے لیے بیٹھ جاتے۔

(ج) سلیم میاں، علی بخش پر کیوں برہم ہوئے؟

جواب: سلیم میاں، علی بخش پر اس لیے برہم ہوئے کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ ملازم علی بخش نے اُن کے دوست امجد صاحب کو گول کمرے میں صوفے پر کیوں نہ بٹھایا۔ سادہ اور ٹھنڈے پانی کی بجائے کوکا کولا کیوں نہ پیش کیا۔ برہمی کی اصل وجہ یہ تھی کہ اب امجد یہ سمجھے گا کہ سلیم میاں کے گھر میں تواضع کا سلیقہ نہیں، یہ لوگ دیہاتی اور جنگلی ہیں۔

(د) دیہاتی لڑکا پہلے دن سکول گیا تو اس نے کیسا لباس پہن رکھا تھا؟

جواب: دیہاتی لڑکا اپنے گاؤں میں چھوٹا موٹا چودھری یا چودھری کا بیٹا تھا۔ جب شہر کے سکول میں پہلے دن کلاس میں گیا تو ننگے سر پر صافہ باندھ رکھا تھا۔ بدن پر کرتا اور تہمد اور پاؤں میں پوٹھوہاری جوتا تھا۔

(ہ) ماسٹر جی چھوٹے چودھری کے گاؤں کیوں گئے تھے؟

جواب: ماسٹر جی خوش مزاج آدمی اور شکار کے شوقین تھے۔ ایک دفعہ دسمبر میں شکار کرتے کرتے دیہاتی لڑکے کے گاؤں جا نکلے۔ رات کا وقت قریب آ رہا تھا۔ اس لیے ماسٹر جی نے چھوٹے چودھری کے ہاں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔

(و) ماسٹر جی کو چائے کیسے پیش کی گئی؟

جواب: چونکہ ان دنوں دیہات میں چائے صرف مریضوں کو پلائی جاتی تھی لہٰذا مقامی حکیم کے گھر سے ہی ملی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس وقت چائے بنانا کوئی نہیں جانتا تھا لہٰذا چائے زیادہ بہتر نہ بن سکی۔ اسی لیے ماسٹر جی نے ایک گھونٹ پیا، ٹھنڈی لگی اور پیالی رکھ دی۔

(ز) دیہاتی لڑکے کی کہانی سن کر سلیم میاں پر کیا اثر ہوا؟

جواب: دیہاتی لڑکے کی کہانی سن کر سلیم میاں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے محبت کی چمک پیدا ہو گئی۔

۲۔ ''قدر ایاز'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے پیچھے سبق کا خلاصہ۔

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

دیہات، شکایت، ارشادات، قصہ، حادثات، روایت، عمارت، امتیاز، مشاہدات

جواب:

الفاظ	واحد	جمع
دیہات	دیہہ	
شکایت		شکایات
ارشادات	ارشاد	
قصہ		قصے، قصص
حادثات	حادثہ	
روایت		روایات
عمارت		عمارات
امتیاز		امتیازات
مشاہدات	مشاہدہ	

۴۔ سبق "قدر ایاز" کے متن کو پیش نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی نشاندہی (✔) سے کریں۔

(الف) کرنیلوں کو رہائش کے لیے کون سے بنگلے ملتے ہیں؟

(i) اے کلاس (ii) بی کلاس (iii) سی کلاس (iv) ڈی کلاس

(ب) الغرض ہمارے بنگلے کا مزاج ہر زاویے سے تھا:

(i) مدبرانہ (ii) امیرانہ (iii) خاکسارانہ (iv) عاجزانہ

(ج) تمام دیہاتیوں نے ماسٹر جی سے کون سے برخورداروں کی خیریت دریافت کی؟

(i) نومولود (ii) شیر خوار (iii) نامولود (iv) ہونہار

(د) ماسٹر جی کے بیٹھنے کے لیے کیا چیز منگوائی گئی؟

(i) پیڑھی (ii) کرسی (iii) بنچ (iv) چارپائی

(ہ) ماسٹر جی نے کس چیز کی فرمائش کی؟

(i) کارن فلیک کی (ii) لسی کی (iii) چائے کی (iv) کافی کی

جوابات: (الف) سی کلاس (ب) امیرانہ (ج) نامولود (د) چارپائی (ہ) چائے کی

۵۔ متن کو مدنظر رکھتے ہوئے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی (✔) سے کریں۔

(الف) طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ تنازع بہت خفیف ہے۔ درست غلط

(ب) سارے سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر صاحب تھے جو سوٹ پہنتے تھے۔ درست غلط

(ج) سلیم اور علی بخش دونوں کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے مذاق کی چمک تھی۔ درست غلط

(د) دیہاتی لوگ اتنے مہذب نہیں ہوتے کہ ڈرائنگ روم میں کتے لے آئیں۔ درست غلط

(ہ) سلیم میاں ابھی ابھی ایف اے کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے۔ درست غلط

جوابات: (الف) درست (ب) غلط (ج) غلط (د) درست (ہ) غلط

۶۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کیجیے۔ قسام ازل، قطعہ زمین، تحمل، تواضع، تنازع

جواب: قَسّامِ اَزَل، قِطعۂ زَمِین، تَحَمُّل، تَوَاضُع، تَنَازُع

۷۔ اپنے استاد سے محمود و ایاز کی تلمیح کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

جواب: محمود و ایاز کی تلمیح:

سلطان محمود غزنوی ہندوستان کا بادشاہ تھا اور ایاز، محمود کا انتہائی وفادار غلام تھا۔ محمود اس غلام پر بے انتہا اعتماد کیا کرتا۔ اس بنا پر اکثر وزرا ایاز سے حسد کرتے کہ ایک غلام کو ہم جیسے اعلیٰ لوگوں پہ فوقیت دی جا رہی ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

اس شعر میں محمود و ایاز کی تلمیح بیان کی گئی ہے کہ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے برابری اور مساوات کا درس دیا۔ کسی عربی کو عجمی پر، شاہ کو گدا پر کوئی فوقیت نہیں۔ نماز میں تمام انسان چاہے وہ غلام ہو یا بادشاہ، امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا بغیر کسی تفریق کے ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں اور خدائے واحد کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔

۸۔ مذکر اور مؤنث الفاظ الگ الگ کریں۔

طول، شان، چمن، تواضع، اشتیاق

جواب:

الفاظ	مذکر	مؤنث
طول	طول	
شان		شان
چمن	چمن	
تواضع		تواضع
اشتیاق	اشتیاق	

۹۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔ قباحت، امتیاز، نوعیت، تلافی، مبہوت، دستور

جواب:

الفاظ	معانی	جملے
قباحت	برائی	دیہاتی ہونے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔
امتیاز	انفرادیت، نمایاں حیثیت	دیہاتی لڑکے نے میٹرک کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔
نوعیت	قسم	سلیم میاں اور علی بخش ملازم کے جھگڑے کی نوعیت خفیف تھی۔
تلافی	ازالہ کرنا	اگر خدانخواستہ کسی کا نقصان ہو جائے تو اس کی تلافی ضرور کریں۔
مبہوت	حیران	جب سلیم میاں کو دیہاتی لڑکے کی اصل حقیقت کے بارے میں علم ہوا تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔
دستور	طریقہ	اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو آئین کہتے ہیں۔

۱۰۔ سیاق و سباق کے حوالے سے درج ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔

(الف) سلیم میاں جو ابھی...............ہاتھوں میں پلا تھا۔

(الف) سلیم میاں جو ابھی ابھی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے، دوسرے کرنیل زادوں کی طرح اور ان کے ہمراہ بے فکری سے بیڈمنٹن کھیلتے اور سرِ شام ہی دوستوں کے ساتھ ٹیلی وژن کے سامنے جم جاتے۔ کیا مجال جو کوئی غیر اس مشاہدے میں مخل یا شریک ہو۔ سوائے اس کے کہ ہمارا بوڑھا ملازم علی بخش ان کی تواضع کے لیے کمرے میں خاموشی سے داخل اور خارج ہوتا رہتا۔ علی بخش کو یوں بھی سلیم سے اُنس تھا کہ اسی کے ہاتھوں میں پلا تھا۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... قدر ایاز (ii) مصنف کا نام .... کرنل محمد خان

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کرنل زادے	کرنلوں کے بیٹے	بے فکری	کسی فکر کے بغیر	شریک ہونا	شامل ہونا
ہمراہ	ساتھ	جم جانا	بیٹھے رہنا	خارج ہونا	نکلنا
مجال	جرات، ہمت	مخل	دخل اندازی کرنا	اُنس	محبت

اقتباس کی تشریح: زیرِ تشریح اقتباس سے قبل مصنف کے بنگلے میں سجاوٹ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ مقامی کباڑیے کی خدمات حاصل کر کے شاندار بنگلے کے ہر کمرے کے لیے ایک قالین یا دری اور کچھ مناسب فرنیچر بھی حاصل کر لیا گیا۔

زیرِ تشریح اقتباس کے بعد اس واقعے کا بیان ہے جب ملازم علی بخش سلیم میاں کے کمرے سے رونی صورت بنا کر باہر آیا۔ جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو بتایا کہ سلیم نے اُسے دوست کی تواضع صحیح انداز سے نہ کرنے پر دیہاتی اور گنوار کہا ہے۔

اس پیراگراف میں مصنف کرنل محمد خان نے اپنے بیٹے کے میٹرک کے امتحانات کے بعد کے مشاغل و مصروفیات کے بارے میں بتایا ہے۔ سلیم میاں میٹرک کا امتحان دے کر حال ہی میں فارغ ہوئے تھے۔ دوسرے کرنیلوں کے بیٹوں کی طرح یہ بھی اُن کے ساتھ آزادی و بے فکری سے بیڈمنٹن کھیلتے رہتے۔ جب شام کا وقت آتا تو دوستوں کے ساتھ ٹیلی وژن کے سامنے جم جاتے تھے۔ کسی دوسرے انسان کی کیا جرات تھی کہ اس مشاہدے میں دخل اندازی کرے یا ان کے اس مشغلے میں شامل ہو کر اس کا حصہ بن جائے۔ ماسوائے ہمارے بوڑھے ملازم علی بخش کے۔ بوڑھا ملازم علی بخش ان کی خدمت اور تواضع کے لیے ان کے کمرے میں خاموشی سے داخل اور خارج ہوتا رہتا تھا۔ علی بخش کو سلیم سے ویسے بھی کافی محبت تھی کیونکہ سلیم اُسی کے ہاتھوں میں پل کر جوان ہوا تھا۔

(ب) علی بخش کی داستانِ غم .... دیہاتی سمجھا ہوگا۔

(ب) علی بخش کی داستانِ غم ختم ہوئی تو سلیم میاں بھی آ گئے۔ علی بخش کے چہرے پر شکایت لکھی ہوئی دیکھی تو اپنے دل پر لکھی ہوئی شکایت بیان کرنے لگے ہم نے سکون سے یہ قصہ سنا۔ طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ تنازع بہت خفیف ہے اور یہ کہ دو طرفہ طوفان کا حدود اربعہ ایک چائے کی پیالی میں سما سکتا ہے۔ علی بخش اس لیے ناخوش تھا کہ اسے دیہاتی کہا گیا تھا اور سلیم میاں اس بات پر برہم تھے کہ علی بخش کی غلطی کی وجہ سے امجد نے انھیں دیہاتی سمجھا ہوگا۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... قدرایاز (ii) مصنف کا نام .... کرنل محمد خان

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
داستانِ غم	دکھ کی داستان	برہم	ناراض	خفیف	ہلکا
سکون	اطمینان	شکایت	گلہ	قصہ	کہانی، گزرا ہوا واقعہ
تنازع	جھگڑا	طرفین	دونوں طرف کے	واضح	وضاحت ہونا

اقتباس کی تشریح: شاملِ نصاب سبق قدرایاز میں مصنف نے دیہاتی زندگی اور دیہاتیوں کے خلوص کو متعارف کراتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ انسان کی قدر اور قیمت اس کے ظاہری ٹھاٹھ باٹھ یا شان و شوکت پر نہیں بلکہ اُس کے خلوصِ نیت اور اصلیت پر ہے۔

زیرِ تشریح اقتباس سے قبل مصنف نے سلیم میاں کے اظہارِ برہمی کو واضح کیا ہے جو اس نے ملازم علی بخش کو ڈانٹتے وقت اختیار کیا۔

زیرِ تشریح اقتباس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ مصنف کے نزدیک دیہاتی ہونا یا سمجھا جانا ناقابلِ برداشت قباحت نہ تھی۔

علی بخش کی جب دکھ بھری کہانی ختم ہو گئی تو اتنی دیر میں سلیم میاں بھی آ گئے۔ اُن کے چہرے سے بھی صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنے ملازم علی بخش کے لیے ناراضی کے تاثرات رکھتے ہیں۔ مصنف بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سکون اور اطمینان سے یہ تمام کہانی سنی۔ دونوں طرف کے جب بیانات سنے گئے تو یہ بات واضح ہو گئی کہ دونوں کے درمیان ہونے والے جھگڑے کی نوعیت کچھ خاص نہیں ہے اور دونوں طرف

کے گلوں شکوؤں کا حدود اربعہ محض ایک چائے کی پیالی میں سما سکتا ہے۔ علی بخش اس لیے خوش نظر نہیں آ رہا تھا کہ اس کو سلیم میاں نے دیہاتی کہا ہے۔ سلیم میاں اس بات پر ناراض تھے کہ اس ملازم علی بخش کی غلطی سے امجد نے اُن کو دیہاتی سمجھا ہوگا۔ چونکہ مصنف کا تعلق بھی ایک دیہاتی پس منظر سے تھا اس لیے اس کہانی میں آ گے چل کر انہوں نے وضاحت کی کہ دیہاتی ہونا کوئی غلط بات نہیں۔ دیہاتیوں کا طرزِ زندگی شہر کی نسبت سادہ اور بناوٹ سے پاک ہوتا ہے اس بنا پر سلیم میاں جیسے لوگ دیہاتیوں کو گنوار یا جاہل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔

۱۱۔ کالم (الف) کے الفاظ کو کالم (ب) میں دیے گئے متضاد الفاظ سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
طول	مسرت	عرض
داخل	ویرانہ	خارج
ازل	شدید	ابد
رنج	عرض	مسرت
خفیف	ابد	شدید
چمن	خارج	ویرانہ

روزمرہ اور محاورے کے لحاظ سے غلط فقرات کی درستی:

اہلِ زبان کی عام بول چال کو روزمرّہ کہا جاتا ہے۔ روزمرہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں' جب کہ محاورہ دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا ایسا مجموعہ ہے جو اپنے غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کسی بھی زبان کو درست بولنے یا لکھنے کے لیے اس کے روزمرّے اور محاورے سے آشنائی ضروری ہے۔ اگر خلافِ زبان کوئی لفظ بولا یا لکھا جائے تو وہ غلط شمار ہوگا۔ ذیل میں ایسی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں' جن میں روزمرے یا محاورے کی غلطی موجود ہے۔

غلط فقرات:

- ☆ آج ہم نے میچ کھیلنا ہے۔
- ☆ تم تو ناک پر مچھر نہیں بیٹھنے دیتے۔
- ☆ اگر ممکن ہو سکے تو میرا کام کر دیجیے۔
- ☆ وہ تو ہمیشہ بے پر کی سناتی ہے۔
- ☆ اسلم شام کے پانچ بجے اکرم کو ملا۔
- ☆ صاحب کا حکم سر ماتھے پر۔
- ☆ براہِ مہربانی فرما کر خط کا جواب جلد دینا۔
- ☆ یہ عورت تو آفت کی پرکالہ ہے۔

درست فقرات:

- ☆ آج ہمیں میچ کھیلنا ہے۔
- ☆ تم تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔
- ☆ اگر ممکن ہو تو میرا کام کر دیجیے۔
- ☆ وہ تو ہمیشہ بے پر کی اڑاتی ہے۔
- ☆ اسلم شام کے پانچ بجے اکرم سے ملا۔
- ☆ صاحب کا حکم سر آنکھوں پر۔
- ☆ مہربانی فرما کر خط کا جواب جلد دینا۔
- ☆ یہ عورت تو آفت کا پرکالہ ہے۔

سرگرمیاں

۱۔ کرنل محمد خان کا کوئی اور مزاحیہ مضمون اپنے استاد سے پوچھ کر پڑھیں۔

جواب: عملی کام

۲۔ طلبہ سے کہیں کہ انھیں یہ سبق پڑھ کر جو بات سب سے زیادہ دلچسپ لگی ہو اُسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: اس سبق میں یہ بات سب سے زیادہ دلچسپ ہے جب یہ بتایا گیا کہ دیہاتی لڑکے کی کہانی سننے کے بعد سلیم اور علی بخش دونوں کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے محبت کی چمک تھی۔ یہ بات دراصل اس سبق کا حاصل ہے کہ دیہاتی ہونا معیوب بات نہیں ہے ہمیں محض کسی کو دیہاتی سمجھ کر اس کی قدر و منزلت کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ مزاحیہ ادب اپنے ظاہری رویوں میں سنجیدہ ادب سے بالکل مختلف ہوتا ہے لیکن ہر دو طرح کے ادب کا مقصد معاشرے کی اصلاح ہے۔

جواب: مزاحیہ ادب کا مقصد طنز و مزاح کے ذریعے معاشرے کے منفی رویوں اور منفی کرداروں کو بیان کرتے ہوئے اُن کی اصلاح کرنا ہے۔ ادبی مزاح لکھنے والے مصنفین معاشرے کی مختلف برائیوں میں کسی ایک برائی یا منفی رویے کو اپنا موضوع بنا کر طنز و مزاح کے ذریعے اس کے منفی پہلو اجاگر کرتے ہیں۔

۲۔ اساتذہ یہ سبق پڑھانے سے قبل "ایاز" کا تاریخی تعارف طلبہ کے سامنے پیش کریں اور بتائیں کہ سلطان محمود غزنوی کس طرح اس کی صلاحیتوں کی قدر کرتا تھا؟

جواب: سلطان محمود غزنوی ہندوستان کا شہنشاہ تھا اور ایاز، محمود کا ایک انتہائی وفادار غلام تھا۔ محمود اس غلام پر بے انتہا اعتماد کیا کرتا تھا۔ اس بنا پر اکثر وزرا ایاز سے حسد کرتے تھے کہ ایک غلام کو ہم جیسے اعلیٰ لوگوں پر فوقیت دی جا رہی ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ دربار میں محمود کو ایک ککڑی پیش کی گئی جو تمام درباریوں میں بھی تقسیم ہوئی۔ بادشاہ سمیت تمام درباریوں نے ککڑی انتہائی کڑوی ہونے کی وجہ سے تھوک دی لیکن ایاز مزے سے وہ ککڑی کھاتا رہا۔ محمود کے پوچھنے پر ایاز نے کہا کہ میں نے آپ کے ہاتھوں بے شمار میٹھے پھل کھائے ہیں اب اگر ایک کڑوا پھل نکل آیا تو غلامی کا تقاضا ہے کہ اسے صبر کے ساتھ کھا لیا جائے۔

۳۔ فوجی افسروں کے عہدوں کے بارے میں بتایا جائے۔

جواب: فوج میں سیکنڈ لیفٹیننٹ، لیفٹیننٹ، کیپٹن، میجر، لیفٹیننٹ کرنل، کرنل، بریگیڈیئر، میجر جنرل، لیفٹیننٹ جنرل اور جنرل کے عہدے ہوتے ہیں۔

۴۔ دیہات میں چوپال اور چوپال کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

جواب: دیہات میں چوپال ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں مہمانوں اور مسافروں کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ گاؤں میں کوئی بھی مسئلہ درپیش ہو تو تمام لوگ چوپال میں مسئلہ حل کرتے ہیں۔ چوپال میں گھاس کا نرم اور گرم فرش ہوتا ہے جسے مقامی بولی میں "سَتھر" کہتے ہیں۔

دیہات میں چوپال کی بہت اہمیت ہے۔ جہاں گاؤں کے لوگ جمع ہو کر اپنے تمام مسائل؛ دکھ، تکلیف، بیماری، شادی، غمی تمام موضوعات پر بات کرتے ہیں اور مسائل کے حل کے لیے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

۵۔ طلبہ کو اپنی علاقائی رواجوں اور قدروں کی حفاظت اور ان سے محبت کا درس دیا جائے انھیں سادگی اور خلوص کی تلقین کریں۔

جواب: ہر انسان کو اپنی علاقائی قدروں اور رواجوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ یہ قدریں اور روایات ہماری تہذیب و ثقافت کا اہم حصہ گردانی جاتی ہیں اور سالہا سال سے چلتی ہوئی ہم تک پہنچتی ہیں۔ علاقائی قدریں اور روائتیں کسی بھی علاقے کی پہچان اور شناخت ہوتی ہیں۔ اس لیے اپنی روایات سے محبت کرنی چاہیے۔ اپنی اقدار کو ناپسند نہیں کرنا چاہیے۔

ہمیں اپنا طرزِ زندگی سادگی سے اپنانا چاہیے اور معاشرتی رویوں میں خلوص اور اپنائیت کو بدگمانی، بناوٹ اور تصنع پر ترجیح دینی چاہیے۔ بناوٹی رویے انسان کو کھوکھلا کر دیتے ہیں جبکہ خلوص، محبت اور انس انسان کو سچے جذبوں کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب لاتے ہیں۔

معروضی سوالات

□ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 کرنل محمد خان کو ملنے والے بنگلہ کتنے ایکڑ زمین پر واقع تھا؟
(A) تین ایکڑ (B) پانچ ایکڑ (C) دو ایکڑ (D) دس ایکڑ

-2 سلیم میاں کی غیر حاضری میں کون آئے تھے!
(A) اُن کا دوست (B) رشتے دار (C) کرنل صاحب (D) امجد صاحب

-3 سلیم میاں کون سا کھیل کھیلتے تھے؟
(A) بیڈمنٹن (B) کرکٹ (C) ہاکی (D) فٹ بال

-4 بوڑھے ملازم کا نام تھا۔
(A) خدا بخش (B) علی کریم (C) علی بخش (D) امجد

-5 سلیم میاں علی بخش کی کس غلطی پر برہم ہوئے؟
(A) صفائی نہ کرنے پر (B) دوست کی صحیح انداز میں تواضع نہ کرنے پر (C) کپڑے نہ دھونے پر (D) کھانا نہ بنانے پر

-6 سلیم اور علی بخش دونوں کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے چمک تھی:
(A) مذاق کی (B) حقیقت کی (C) محبت کی (D) نفرت کی

-7 روایت کے مطابق کرنل محمد خان کا بنگلہ کس نے بنوایا تھا؟
(A) تھامسن (B) خود کرنل نے (C) جارج صاحب نے (D) ولسن نے

-8 چودھری کے بیٹے کو "چھوٹا چودھری" کون کہتا تھا؟
(A) سلیم (B) علی بخش (C) ماسٹر جی (D) کرنل صاحب

-9 آتش دان کے گرد موجود خشک گھاس کا نرم اور گرم فرش کہلاتا ہے۔
(A) ستھر (B) دالان (C) میدان (D) لان

-10 دیہات میں چائے پلائی جاتی تھی۔
(A) مہمانوں کو (B) مریضوں کو (C) بوڑھوں کو (D) بچوں کو

-11 چودھری نے ماسٹر جی کی فرمائش پر کیا چیز بنوائی تھی؟
(A) لسی (B) مکئی کے بھٹے (C) چائے (D) روٹی

-12 ماسٹر جی نے غسل کیا۔
(A) گھر میں (B) چوپال میں (C) بیٹھک میں (D) مسجد میں

-13 چودھری نے کالج میں داخلے کے لیے رقم حاصل کی۔
(A) زمین بیچ کر (B) بنک سے قرض لے کر (C) مہاجن سے قرض لے کر (D) ماسٹر جی سے

-14 چھوٹے چودھری کا نام تھا۔ (A) سلیم (B) امجد (C) ایاز (D) علی بخش

15- عام بول چال کو کہتے ہیں۔ (A) زبان (B) مادری زبان (C) علاقائی زبان (D) روزمرہ

16- اپنے حقیقی الفاظ میں استعمال ہوتے ہیں۔(A) روزمرہ (B) محاورے (C) ضرب الامثال (D) متضاد الفاظ

17- دو یا دو سے زیادہ ایسے الفاظ کا مجموعہ جو اپنے غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
(A) روزمرہ (B) محاورہ (C) ضرب الامثال (D) متضاد الفاظ

18- "امتیاز" کی جمع ہے۔ (A) امتیازات (B) امتیازی (C) ممتاز (D) ممیز

19- "دستور" کی جمع ہے۔ (A) دسترس (B) دساتیر (C) دستر (D) دستورین

20- مؤنث الفاظ کی فہرست ہے۔ (A) تواضع، قطعہ (B) تنازع، جھگڑا (C) شان، قسم (D) طول، چمن

21- "دیہاتی" کی مؤنث ہے۔ (A) دیہات (B) دیہاتوں (C) دیہاتیوں (D) دیہاتن

22- "نوعیت" کا مترادف ہے۔ (A) قسم (B) اقسام (C) قسموں (D) قسام

23- "تواضع" کا مترادف ہے۔ (A) خدمت (B) وضع (C) واضح (D) عظمت

24- "خفیف" کا متضاد ہے۔ (A) خفت (B) ثقیل (C) تخفیف (D) ثقل

25- "مہذب" کا متضاد ہے۔ (A) تہذیب (B) سلیقہ (C) غیر مہذب (D) بدسلیقہ

جوابات: (1) دو ایکڑ (2) امجد صاحب (3) بیڈ منٹن (4) علی بخش
(5) دوست کی صحیح انداز میں تواضع نہ کرنے پر (6) محبت کی (7) ولسن نے (8) ماسٹر جی
(9) ستر (10) مریضوں کو (11) چائے (12) مسجد میں
(13) زمین بیچ کر (14) ایاز (15) روزمرہ (16) روزمرہ (17) محاورہ
(18) امتیازات (19) دساتیر (20) شان، قسم (21) دیہاتن (22) قسم
(23) خدمت (24) ثقیل (25) غیر مہذب

☐ **مختصر جواب دیں۔**

1- مصنف کے بنگلے کے متعلق کیا بات مشہور تھی؟

جواب: مصنف کے بنگلے کے متعلق بوڑھے بیروں سے روایت تھی کہ ولسن روڈ پر یہ لاشریک بنگلا ولسن صاحب نے خاص طور پر اپنے لیے بنوایا تھا۔

2- مصنف کے بنگلے میں کیا خوبیاں تھیں؟

جواب: یہ بنگلا کم و بیش دو ایکڑ قطعہ زمین پر مشتمل تھا۔ عمارت کے سامنے وسیع چمن تھا۔ جس کے حاشیے پر مہندی کی گہری سبز باڑ کے سر پر، نیزوں اونچے سرو اور سفیدے کے پیڑ لہلہاتے تھے۔ چمن میں جا بجا سرخ و سفید گلاب کے پودے تھے۔

3- سلیم میاں نے کون سا امتحان دیا تھا؟

جواب: سلیم میاں میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے۔

4- علی بخش نے سلیم میاں کی کیا شکایت کی؟

جواب: علی بخش نے بتایا کہ اُسے سلیم میاں نے ڈانٹا ہے اور کہا ہے کہ تم بدتمیز ہو، گنوار ہو، دیہاتی ہو، علی بخش اس لیے ناخوش تھا کہ اسے

دیہاتی کہا گیا تھا۔

5- سلیم میاں کس بات پر برہم ہوئے؟

جواب: سلیم میاں اس بات پر برہم ہوئے کہ علی بخش کی غلطی کی وجہ سے اُن کے دوست امجد نے اُنھیں دیہاتی سمجھا ہوگا۔

6- دیہاتی لڑکا شہر کیوں گیا؟

جواب: دیہاتی لڑکا اپنے گاؤں سے پرائمری پاس کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخل ہوا۔

7- دیہاتی لڑکا سکول میں پہلے دن کس حلیے میں گیا تھا؟

جواب: دیہاتی لڑکا پہلے دن کلاس میں گیا تو اس نے ننگے سر پر صافہ باندھ رکھا تھا، بدن پر کرتا اور تہمد اور پاؤں میں پوٹھوہاری جوتا۔

8- سیکنڈ ہیڈ ماسٹر صاحب کو لڑکے جنٹل مین کیوں کہتے تھے؟

جواب: سیکنڈ ہیڈ ماسٹر صاحب سوٹ پہنتے تھے، انھوں نے لاہور میں تعلیم پائی تھی۔ وہیں کے رہنے والے تھے۔ ہر فقرے میں دو تین لفظ انگریزی کے بولتے تھے۔ لڑکے رشک سے مرنے لگتے تھے اور ان کو جنٹل مین کہتے تھے۔

9- اچانک ماسٹر صاحب کو دیکھ کر دیہاتی لڑکے کے کیا تاثرات تھے؟

جواب: لڑکے نے اچانک ماسٹر جی کو گھر کے دروازے پر دیکھا تو ایک لمحے کے لیے چکرا سا گیا۔ لڑکا اس بات سے گھبرایا ہوا تھا کہ اس کی مہمان نوازی ماسٹر جی کو موافق بھی آئے گی یا نہیں۔

10- چوپال کے کتنے حصے تھے؟

جواب: چوپال کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں گھوڑی بندھی تھی اور دوسری کے عین مرکز میں آتش دان تھا جس کی آگ کے شعلے اور دھواں بیک وقت بلند ہو کر چوپال میں روشنی اور تاریکی پھیلا رہے تھے۔

11- ''ستھر'' کسے کہتے ہیں؟

جواب: گاؤں کی چوپال میں آتش دان کے اِرد گرد گھاس کا نرم اور گرم بستر تھا، جسے مقامی بولی میں ''ستھر'' کہتے ہیں۔

12- لڑکے نے ماسٹر جی کو بیٹھنے کے لیے کیا پیش کیا؟

جواب: چونکہ ماسٹر جی نے پتلون پہن رکھی تھی لہٰذا فرش پر بٹھانے کی بجائے ان کے لیے رنگیلی چارپائی بچھائی گئی۔

13- ماسٹر جی کو کیسا بستر پیش کیا گیا؟

جواب: چودھری نے ماسٹر جی کے لیے اکلوتی ریشمی رضائی نکلوائی، سفید جھالر والا تکیہ جس کے غلاف پر بارہ سنگھے کی تصویر کڑھی ہوئی تھی۔ تکیے میں اکڑ کی وجہ سے ماسٹر جی کو سر کے نیچے فٹ کرنے میں کچھ دقت پیش آئی، لیکن آخر آرام سے سو گئے۔

14- کہانی ''قدرِ ایاز'' کے مصنف کا نام لکھیں۔

جواب: کہانی ''قدرِ ایاز'' کے مصنف کا نام کرنل محمد خان ہے۔

***